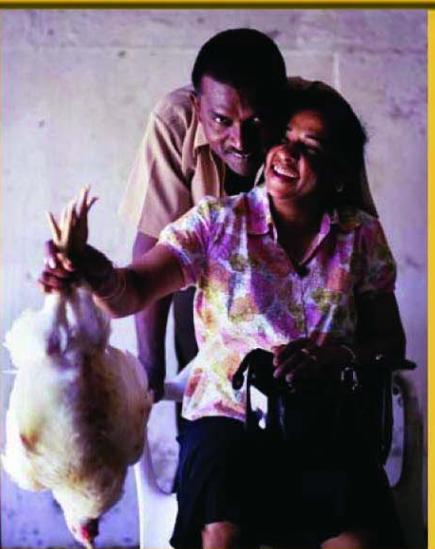


نیویارک میں حلال گوشت

بڑی تباہی

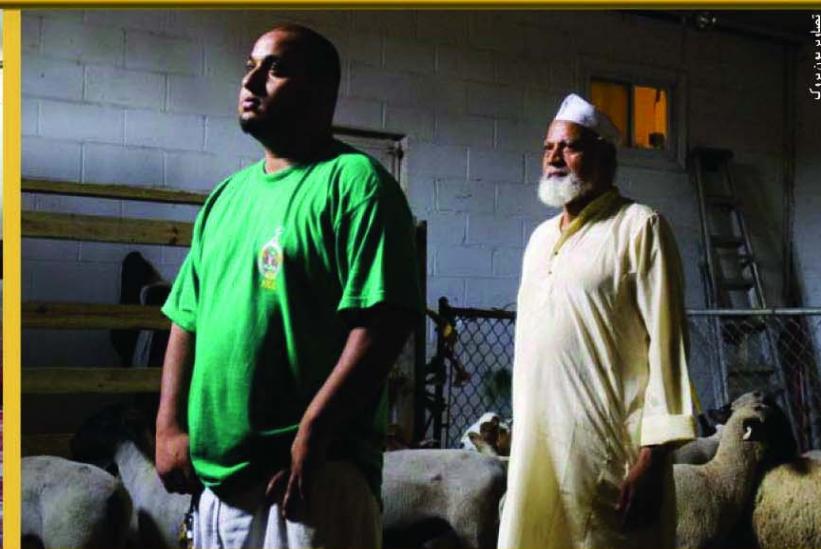


دور دائیں: عمران الدین اپنے والدriاض الدین (دائیں) کے ساتھ اپنے ذیبحہ خانے میں بکروں اور بھیزوں کے درمیان۔

درمیان میں: عمران الدین اور ان کے ملازین مدنی حلal سلاٹر ہاؤس میں۔

دائیں: ایک خاتون خریدار حلال گوشت کے لئے مرغ پسند کرتی ہوئی۔

نیچے: مدنی حلال کی تیار کردہ پروٹکٹس۔



کا پہلتا پھولتا کاروبار

برٹن یوگ

اسی لئے انہوں نے طے کیا کہ وہ اپنا سارا کاروبار فروخت کر دیں گے۔ ان کا اکتوبر لڑکا، عمران اس فرقے کے ارکان بھی گاہے لگا ہے یہاں سے گوشت خریدتے ہیں۔ عمران الدین کہتے ہیں چونکہ وقت میک کہنے اپر کسن ایڈورٹائزگ ایجنسی میں میڈیا خریدار کی حیثیت سے کام کر رہا تھا لیکن وہ اسلام اور یہودیت کے غذائی قوانین میں کافی ممالکت ہے، اس لئے وہ ہم پر بھروسہ کرتے ہیں۔

امریکہ میں، حال ہی میں حلال گوشت کے سیکھ میں بظاہر کافی اضافہ ہوا ہے۔ اسلام کا لانکہ عمران کو اپنے والد کے بنگلہ دیشی پلچر یا اسلام سے کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی تاہم اس نے فوڈ اینڈ نیوٹریشن کنسل آف امریکہ کے صدر محمد جوہری کے بقول تیس سال پہلے نیویارک میں کاروبار چلانے کا فیصلہ کیا اور ۲۰۰۳ میں اس نے کاروبار کی باگ ڈور سنجھاں کی۔ بعد میں اسے اس کاروبار سے بے حد طہانتی کا احساس ہوا۔ کاروبار کے دینی پہلو نے اسے مزید طہانتی بخشی۔ اکیس سال عمران الدین کے بقول بے شک یا ایک کاروبار ہی ہے لیکن میں نے محسوس کیا کہ کیونٹ ہم و قومی حلال کاروباروں کی تعداد سو سے زیادہ ہے۔

اپنے والدین سے کاروبار حاصل کرنے کے بعد عمران نے پڑوں کی عمارت ایک ملین ڈالر میں خرید لی اور اس میں ذیبحہ اور پولٹری کی پیکنگ کے لئے نئے اور چمکدار آلات خریدے۔ اس اور اپنے نہ ہب سے مزید وابستہ کر دیا۔

کاروبار کو چلانے کے لئے انہیں مزید آٹھ ملازموں کی ضرورت پیش آئے کہیں۔ اس کے لئے ایک بکرا خریدنے آیا۔ اس شخص نے اپنا نام بتائے بغیر یہ کہا کہ وہ اپنا کاروبار یہاں اس لئے لایا کیونکہ ریاض الدین ایک ایجھا مسلمان ظاہر ہوتا ہے میں نے اسے مسجد میں دیکھا ہے۔ اس نے مزید کہا کہ یہاں تازہ گوشت ملتا ہے۔ اسے میری آنھوں کے سامنے اسلامی طریقہ سے ذبح کیا گیا تھا۔

برٹن یوگ امریکہ ڈاٹ گو میں خصوصی نامہ نگاریں۔



نوجوان عمران الدین نے کاروبار کو ایک نیا گنگ و آہنگ عطا کیا۔ انہوں نے نہ صرف مال کی تفصیلات اور بل بنانے کے عمل کو پکیوڑ سے وابستہ کیا بلکہ اپنی ایک ویب سائٹ بھی بنائی۔ اس کے باوجود وہ اکثر پیشتر بڑے جانوروں کو خود اپنے ہاتھوں سے ذبح کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ ایسا اس لئے کرتے ہیں تاکہ اپنے دیرینہ خریداروں کو جو حلال و حرام کی تیزی پر خاصی توجہ دیتے ہیں، مطمئن کر سکیں۔

کاروبار میں اس طرح اضافہ ہوا کہ ۱۱ ملاز میں رکھنے پڑے۔ تجب کی بات یہ ہے کی خریداروں کی دو تھائی تعداد غیر مسلموں پر مبنی ہوتی ہے۔ تیسرا دنیا کے پیشتر غیر مسلم تارکین وطن ایسی دکانوں سے گوشت خریدنے کے عادی ہوتے ہیں جہاں وہ ذیبحہ سے پہلے جانوروں کو دیکھنا

کو شرپستوراں میں پیش دھوئیں اور خانہ ماں کی حیثیت سے کام کیا۔ انہوں نے پورٹر کو کی ایک کیتوولک خاتون سے شادی کر لی اور نیویارک میں دو شراب خانے کھو لے۔ یہ ایک کلائی امریکی کامیابی کی ایک زندہ مثال تھی لیکن ریاض الدین خوش اور مطمئن نہ تھے۔

۱۹۹۶ میں ریاض الدین کو اوپن ہارٹ سرجی کی ضرورت پیش آئی۔ جس نے انہیں خود اپنا محاسبہ کرنے کا ایک موقع بخشنا۔ ایک دن وہ مایوسی کے عالم میں غلط اور پیچاں نیویارک کے پشتہ بند پر پہنچ اور پانی پر نظر ڈالتے ہوئے انہوں نے خود سے سوال کیا، آخر میں اپنی زندگی کے ساتھ کیا کر رہا ہو؟

ریاض الدین کو دفتار ایک بنگلہ دیشی شاعر کا وہ شعر یاد آگیا جس کا معہوم تھا کہ صحیح کا بھولا اگر شام کو گھر لوٹ آئے تو وہ بھولائیں کہلاتا۔ یہ خیال آتے ہی انہوں نے اپنی بے تحاش تباہ کو نوٹی اور

گھوڑوڑ کی عادت دیرینہ کو خیر باد کہہ دیا۔

اووزون پارک میں ایک غیر معمولی منظر دھائی دیتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی عمارتوں کے دکانوں اور چھوٹی فیکٹریوں کے درمیان ۱۹۹۶ میں کھولا گیا۔ گذشتہ دہائی کے دوران ایشیائی اور افریقی کریپیٹی تارکین وطن نے قرب وجہ میں مختصر کنیوں کی رہائش والے دکانوں میں آباد اٹی، آرٹیشی اور یہودی خاندانوں کی جگہ رفتہ رفتہ لے لی۔ ریاض الدین کی کارگاہ کے موڑ پر ایک چھوٹا سا

اسلامی تو اینیں کے مطابق اسے ذبح کیا جاتا ہے۔ جانور کو ذبح کرنے سے قبل ذبح کرنے والا تکمیر کرتا ہے۔

اسی پکھلنے پھولنے خاندانی کاروبار، مدنی حلال، کو پلکھ دیش سے ترک وطن کر کے امریکہ میں آباد ہونے والے ریاض الدین نام کے ایک شخص نے ۱۹۹۶ میں قائم کیا تھا۔ سن ۲۰۰۳ میں اس پسلو ایما کے فارمروں سے لائے جاتے ہیں جنہیں عموماً آٹھ فرقے کے افراد چلاتے ہیں۔ بکرے اور بھیڑیں تیکس اس کے فری ریخ فارمروں سے لائے جاتے ہیں۔

نسیل نو
چند سال قبل ستر سال ریاض الدین نے سوچا کہ اب وہ کاروبار سنجھانے کے اہل نہیں رہے اور

۳۷ سالہ ریاض الدین ۱۹۵۱ میں بیٹھن آئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ انہوں نے ایک

اہم